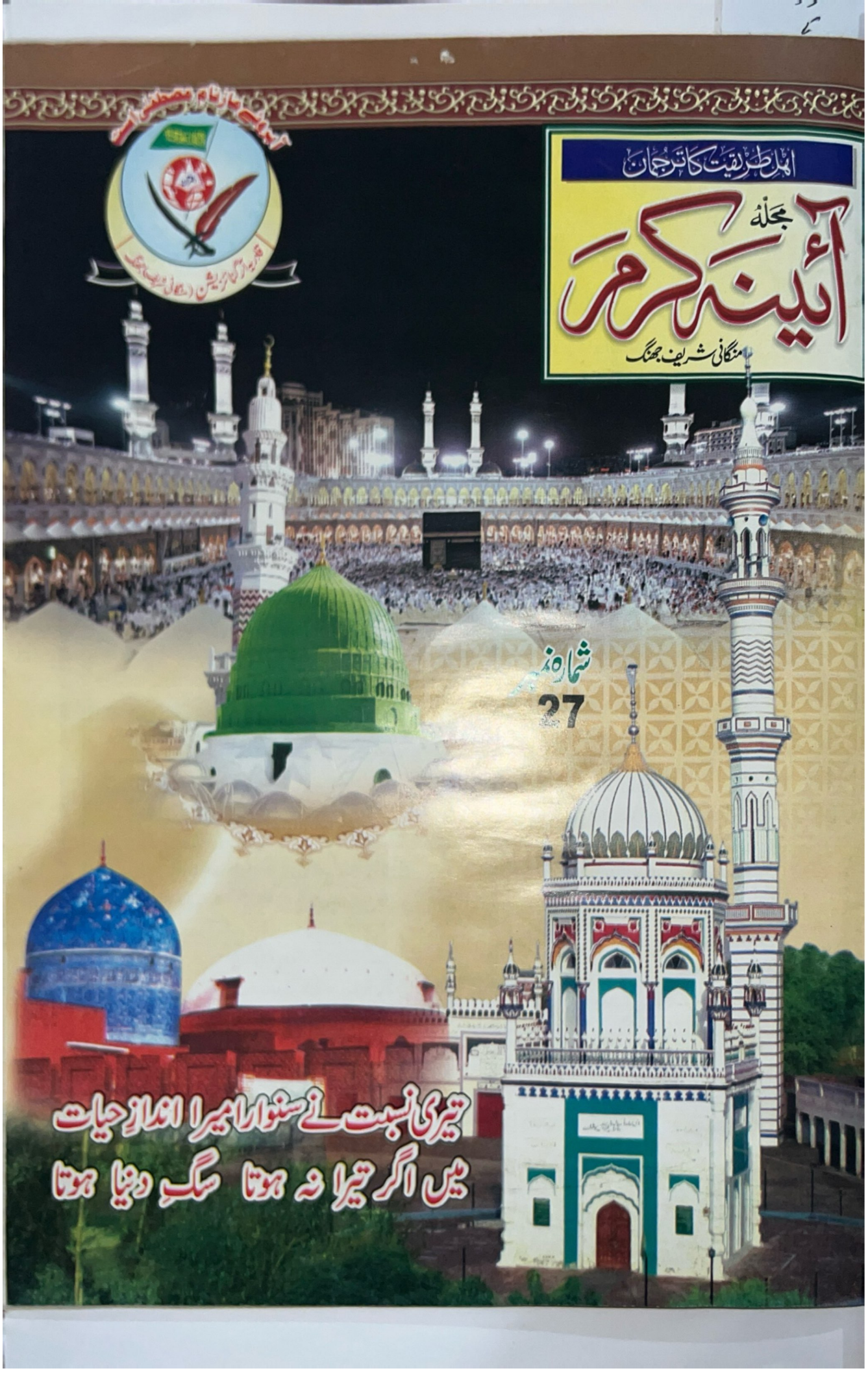
اہلِ طریقت کا ترجمان
مجلہ
آئینہ کرم
منگانی شریف جھنگ
شمارہ نمبر
27
تیری نسبت نے سنوارا میرا اندازِ حیات
میں اگر تیرا نہ ہوتا سگِ دنیا ہوتا

اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ

آئینہ کرم

منگانی شریف ہمگ

شمارہ نمبر 27 جمادی الثانی 1431ھ جون 2010

بانیٔ وقف الارشاد دارالاشاعت

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین صفی القادری

مدیر اعلیٰ: حضرت پیر محمد مظہر حسین قادری
زیب سجادہ آستانہ عالیہ

زیر ادارت: ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین قادری منگانی شریف

معاون: لالہ محمد رفیق طاہر ✲ ملک رب نواز
چوہدری اللہ رکھا ✲ مشتاق احمد گل

ناظم اعلیٰ: سید رفاقت علی شاہ قادری

ناظمات: پیر محمد اختر حسین قادری ہمگ طالبہ

فہرست

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ نمبر
1	اداریہ	لالہ محمد رفیق طاہر	2
2	تفسیر امداد الکرم	پیرزادہ محمد امداد حسین	3
3	جنات بارگاہ رسول میں	پیر محمد طاہر حسین قادری	4
4	دیوانِ قادری	پروفیسر محمد جمیل قلندر	13
5	اسلاف سلسلہ قادریہ	سید سید علی قادری	20
6	صبغۃ اللہ	میاں محمد یار نصر قادری	26
7	فرامین مقدسہ	مفتی محمد فاروق سلطان	28
8	مناقب قبلہ عالم منگانوی	ڈاکٹر عبدالواحد الازہری	31
9	حضرت غوث بالا پیر	پیر محمد طاہر حسین قادری	33
10	حضرت پیر کرم حسین	افتخار احمد حافظ قادری	35
11	قبلہ عالم منگانوی کا مقام حضوری	مفتی نصیر الدین نصیر	36
12	شجرہ شریف سلسلہ طریقت خاندان قادریہ کرمیہ		38
13	شجرہ شریف (پنجابی)	پیر محمد طاہر حسین قادری	39
14	بابا فرید کے ساتھ غیر مسلموں کی عقیدت	پروفیسر محمد افتخار	40
15	مجلس نمبر 6	چوہدری اللہ رکھا	44
16	مطبوعات قادریہ آرگنائزیشن اور اہل علم و دانش		46

مجلس مشاورت

✲ حاجی محمد اقبال ✲ میاں محمد اشرف
✲ پیر سید التجار حسین ✲ ساجد امتیاز
✲ میاں نذیر احمد ✲ میاں محمد مبارک القادری
✲ مبارک علی نثار ✲ حافظ منظور احمد
✲ صوفی خان محمد ✲ محمد ریاض گمونکی
✲ محمد قاسم حنیف ✲ ثمر عباس ہراج

مجلس اشاعت

وقاص حیدر قادری
ظفر اقبال ناصر فوالا ✲ محمد اکرم قادری

بیرون ملک نمائندے: پیر طیب حسین، میاں سرفراز احمد امریکہ، پیر محمد قاسم

رابطہ برائے خط و کتابت: قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد منگانی شریف پوسٹ نمبر 171 ڈاکخانہ 21 کمیل ضلع ہمگ

سید کائنات ﷺ کی امت میں اولیائے کاملین کی جماعت ہر زمانے میں رہی ہے اور انشاء اللہ العزیز رہے گی۔ اِن میں کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جن کے اِس دنیا میں تشریف لانے سے ایک روحانی انقلاب آجاتا ہے۔ کسی کو کیا معلوم تھا کہ میانوالی کے ایک دُور افتادہ اور پس ماندہ ترین دیہات ''نواں'' میں حضرت خواجہ حافظ گل محمد قطبی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے آنگن میں جنم لینے والا بچہ مستقبل میں دنیائے فقر کا روحانی رہبر و رہنما اور ایک درخشندہ ستارہ بن کر خلقِ خدا کو اپنے فیض سے سیراب کرے گا۔ اس بابرکت بچے کی ولادت باسعادت بوقت فجر بروز ہفتہ یکم شوال المکرم 1359ھ بمطابق 2 نومبر 1940ء کو ہوئی۔ اِس شخصیت سے میری مراد حضرات خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ کی اِس دنیا میں تشریف آوری کے ساتھ ہی گھر میں ظاہری و باطنی برکت کی فراوانی اور خوشحالی ظاہر ہونا شروع ہوگئی۔ اِس بابرکت نومولود سے گھر کے تمام افراد نہایت محبت فرماتے لیکن بالخصوص آپ کی دادی محترمہ کی محبت دیدنی تھی۔ گھریلو ماحول میں ذکرِ خدا، ذکرِ رسول ﷺ اور ذکرِ مُرشد کا تذکرہ رہتا تھا جس کے انوار و فیوضات اِس نومولود پر بھی پڑتے جس کے نتیجہ میں آپ کے دل میں بھی اپنے والدِ گرامی کے مُرشد خانہ ''دہڑ شریف'' کی محبت جاگزیں ہوگئی۔ اِس مبارک بچے کے والدِ محترم فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ لڑکا پیدائشی ولی ہے کیونکہ ابتداء سے ہی آپ کی زبانِ مبارک میں اِس قدر فیض واثر تھا کہ آپ جو کچھ بھی ارشاد فرماتے وہ پورا ہو جاتا۔ آپ کے والدِ محترم فرمایا کرتے تھے کہ میرے اِس بیٹے کی پیدائش اِس لحاظ سے بھی بہت مبارک ثابت ہوئی کہ اُس کی ولادت کے کچھ ہی عرصہ بعد میری ملاقات حضرت فقیر محمد رمضان قادری سے ہوئی، جن کی ملاقات سے میری زندگی میں عظیم تبدیلی رونما ہوئی۔

حضرت پیر محمد کرم حسین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی 2 یا 2½ سال کی تھی کہ آپ کے والدِ گرامی نے اپنے مُرشد کریم کے حکم پر صرف اور صرف تبلیغِ دین کی خاطر اپنے اہلِ خانہ کے ہمراہ سال 1943ء میں ''نواں'' سے ہجرت فرمائی اور ضلع جھنگ کے گاؤں ''بلوآنہ'' میں مقیم ہوگئے۔

حضرت پیر محمد کرم حسین رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک اپنے والدِ ماجد سے پڑھا اور پھر بلوآنہ کے پرائمری سکول میں تعلیم حاصل کی اور آٹھویں تک گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر 175 میں زیرِ تعلیم رہے۔ آپ کا شمار جماعت کے قابل ترین طلباء میں ہوتا۔ آپ کو ابتداء سے ہی حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے قلبی لگاؤ تھا۔ آپ بڑے متاثر کن انداز میں حضرت علامہ کے اشعار پڑھتے جس سے ہر طرف سناٹا چھا جاتا خصوصاً جب درج ذیل شعر پڑھتے تو خود بھی مسحور ہو جاتے۔

اے جذبۂ دل گر میں چاہوں ہر چیز مقابل آ جائے
منزل کیلئے دو گام چلوں اور سامنے منزل آ جائے

قبلہ عالم حضرت پیر محمد کرم حسین رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے لحنِ داؤدی سے نوازا تھا۔ آپ جب حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہورِ زمانہ نعت پڑھا کرتے تو ایک کیف و سرور کا سماں بندھ جاتا تھا۔ آپ کے والدِ محترم آپ کو ہمیشہ سفر و حضر میں اپنے ہمراہ رکھتے اور آپ کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت فرماتے۔

حضرت پیر محمد کرم حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے والدِ محترم نے بلوآنہ شریف میں عرس کے موقع پر حضرت اعلیٰ دہڑوی کی خدمت میں شرفِ بیعت کیلئے پیش کیا۔ حضرت نے خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے بہت پیار و محبت سے آپ کو بیعت فرمایا اور وظائف بھی عطا فرمائے۔

دربار دہڑ شریف میں اعلیٰ حضرت دہڑوی کی موجودگی میں جب پہلی بار لاؤڈ سپیکر کا استعمال شروع ہوا تو سب سے پہلے حضور پیر محمد کرم حسین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سریلی اور پُر کیف آواز میں ایک کافی پڑھی تھی جس کا پہلا مصرعہ تھا

اِک پل دی ہووے تاں لنگھ جاوے ساری عمر گزارا کون کرے
اوکھی لنگھدی اے رات وچھوڑیاں دی بن یار گزارا کون کرے

جس وقت حضرت پیر محمد کرم حسین یہ کافی پڑھ رہے تھے تو اُس وقت حضرت اعلیٰ دہڑوی رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما رہے تھے اور لاؤڈ سپیکر سے کافی کی آواز جب آپ کے کانوں میں پڑی تو آپ فوراً اُٹھ کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا ''سریلی آواز میں کافی پڑھنے والا یہ بچا ایک دن جہان کا پیر ہوگا۔''

حضرت پیر محمد کرم حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ جب آٹھویں کا امتحان دے رہے تھے تو آپ کے والد صاحب نے آپ سے فرمایا کہ اب ہمارا وقت قریب آ گیا ہے اور ہماری خواہش بھی ہے کہ تم ہماری موجودگی میں مصلیٰ پر بیٹھ جاؤ۔ اِس صورت حال کے پیشِ نظر آپ کو اپنا سلسلۂ تعلیم منقطع کرنا پڑا۔ آپ کے والدِ ماجد نے خاندان کے تمام افراد کو بلوایا اور اُن سب کی موجودگی میں اپنی دستارِ مبارک آپ کے سرِ انور پر سجائی اور ضروری وصیتیں فرما کر آپ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ اُس وقت حضرت پیر محمد کرم حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک 14 برس تھی۔ والد صاحب نے نہ صرف آپ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا بلکہ اپنی موجودگی میں احباب کو آپ سے مُرید بھی کروایا اور کچھ عرصہ بعد آپ کے والدِ محترم اِس عارضی دنیا میں اپنی مدتِ قیام مکمل کرتے ہوئے راہی ابد ہوئے۔ اِس موقع پر نہ صرف آپ صبر و تحمل کا مجسمہ پیکر بنے رہے بلکہ مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں کو بھی صبر و تحمل سے اِس عظیم سانحہ کو برداشت کرنے کی تلقین فرماتے رہے۔ ختم چالیسواں کی محفل اعلیٰ حضرت

حضرت دہڑوی کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں آپ کے والدِ ماجد کے مریدین، متوسلین اور خاندان کے افراد شریک ہوئے۔ اِس موقع پر حضرت اعلیٰ دہڑوی نے ارشاد فرمایا کہ میں کرم حسین کو حافظ بنا رہا ہوں اور پھر اپنی دستارِ مبارک آپ کے سر پر سجاتے ہوئے فرحت و کیفیت کے عالم میں ارشاد فرمایا "پہلے ہم داڑھی والوں کو خلیفہ بنایا کرتے تھے آج ہم ایک ایسے شخص کو اپنا خلیفہ مقرر کر رہے ہیں جس کی ابھی مکمل داڑھی بھی نہیں آئی"۔

قارئین کرام! ایسی سعادت بھی بہت کم شخصیات کو حاصل ہوتی ہے کہ والد اور بیٹا ایک ہی شیخ کے مرید ہوں اور پھر شیخ اور والد دونوں نے بیٹے کو اپنا خلیفہ مجاز مقرر کیا ہو۔ حضرت قبلۂ عالم محمد کرم حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ پر بیک وقت تین اولیائے کرام کی توجہات اور نگاہِ کرم تھی، پھر وقت کے ساتھ ساتھ اِن تینوں شخصیات نے مختلف اوقات میں آپ کو اپنا نائب بھی مقرر فرمایا۔ سب سے پہلے آپ کے والدِ محترم نے تاجِ خلافت آپ کے سر پر سجایا۔ پھر حضرت اعلیٰ دہڑوی نے آپ کو خلافت عنایت فرمائی اور پھر سائیں جیون سلطان سجادہ نشین میرک شریف نے آپ پر اپنی خصوصی نظرِ کرم فرمائی اور اپنے سر مبارک کی ٹوپی اُتار کر آپ کو عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پہلے تو تمہیں دستاریں ملی ہیں اب میری یہ ٹوپی تمہارے لئے ہے جو ہر وقت تم پر سایہ رکھے گی۔

حضرت پیر محمد کرم حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والدِ ماجد کے وصال کے بعد تبلیغی دوروں کی ابتداء کی اور اِس دوران لوگوں کو وعظ و نصیحت اور دین پر استقامت کی تلقین فرماتے رہے۔ حضرت قبلہ عالم فرماتے ہیں کہ مجھے قبلہ والد صاحب کے وصال کے بعد خیال پیدا ہوا کہ عبادت و ریاضت کیلئے کسی جنگل میں خلوت نشینی اختیار کروں چنانچہ اِس عزم کی تکمیل کیلئے میں کمالیہ کے قریب ایک جنگل میں چلا گیا۔ جہاں مجھے جنگل کا سناٹا اور خاموشی بہت پسند آئی۔ رات کو آگ جلا کر بیٹھ جاتا اور عبادت میں مصروف رہتا۔ ایک رات خواب میں مجھے اپنے والدِ بزرگوار اور مُرشدِ کریم حضرت سید سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور اِن عظیم شخصیات نے مجھ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "کرم حسین! کیا ہم نے تمہاری تربیت میں کوئی کسر چھوڑی ہے کہ اب تم جنگلوں میں آ کر بیٹھ گئے ہو، علی الصبح یہاں سے کوچ کرو اور خلقِ خدا کو وعظ و تبلیغ کرو"۔ حضرت قبلہ عالم فرماتے ہیں کہ میں اُس خواب کے بعد واپس آ گیا اور خلقِ خدا کی تربیت میں مصروف ہو گیا۔

حضرت قبلہ عالم کے والدِ گرامی کو ابھی ایک سال کا ہی عرصہ گزرا ہو گا کہ آپ کی طبیعت ناساز رہنے لگی، آپ حکیم عبدالرحیم پٹھان کے زیرِ علاج رہے اور انہی ایام میں حضرت اعلیٰ دہڑوی کی طرف سے حکم آیا کہ آپ کی شادی مبارک کر دی جائے چنانچہ حضرت اعلیٰ دہڑوی کے حکم پر عمل کرتے ہوئے مؤرخہ 31 مارچ 1960ء آپ کی شادی کی تقریب منڈی بہاؤالدین میں انجام پذیر ہوئی جس میں خلقِ خدا نے کثرت سے شرکت کا شرف حاصل کیا۔

(جاری ہے)

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا مقامِ حضوری

علامہ مفتی نصیرالدین نصیر شورکوٹ جھنگ

اللہ رب العزت سورۃ فاتحہ میں ارشاد فرماتا ہے: ایاک نعبد وایاک نستعین۔ ہم تجھی کو پوجیں ہم تجھی سے مدد چاہیں (ترجمہ کنزالایمان)۔ یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ وہ عبادت کیسے کریں؟ تاہم غور بات یہ ہے کہ اس سورۃ کی ابتداء غائب کے صیغوں سے ہو رہی ہے۔ نماز پہلے تو غائب کے صیغوں سے پکار رہا ہوتا ہے اور پھر اچانک غائب سے خطاب کے صیغوں سے پکارنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر نہایت ہی نفیس بحث کرتے ہوئے مفسرِ شہیر حضرت قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرۂ آفاق تفسیر انوار التنزیل المعروف تفسیر بیضاوی مشمولہ نصاب درسِ نظامی میں ارشاد فرماتے ہیں ویصیر من اھل المشاھدۃ فیرلۃ عیاناً ویناجیہ شفاھاً، یعنی نمازی جب تک غائبانہ ندا کرتا رہتا ہے اس وقت تک غائب کے صیغے استعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ غائب سے حضور کی طرف آتا ہے اور ظاہراً اعلانیہ اس ذات کے جلوے دیکھتا ہے اور اس ذات کے جلوے دیکھ کر اس ذات میں مگن ہو کر وہ نمازی فوراً ہی التفات خطاب سے مخاطب ہوتا ہے۔ اس کے تحت بیضاوی کا حاشیہ لکھنے والے محمد محی الدین قوجوی رومی المعروف شیخ زادہ المتوفی ۹۵۱ھ تحریر فرماتے ہیں کہ نماز برھان سے عیان کی ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اسے ہر چیز میں اسی کے جلوے نظر آتے ہیں اور ہر طرف اسی ذات کا فیض نظر آتا ہے۔ اور یہ سالکین کا آخری اور واصلین کا پہلا درجہ ہے۔ جس کو مشاہدہ اور معائنہ کہا جاتا ہے۔ پھر اس کی مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ بندہ (نماز کے ذریعے) قرب و وصال کے درجے حاصل کرتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مقام مکاشفہ تک پہنچ جاتا ہے۔ جب سیر الی اللہ ختم ہو جائے تو سیر فی اللہ شروع ہو جاتا ہے اور سیر فی اللہ وہ مقام ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا جس کی طرف شاعر نے بڑا خوبصورت اشارہ کیا ہے:

شربت الحب کاساً بعد کاسٍ فما نفد الشرابُ ولا رُوِیْتُ

میں شراب (محبت و عشق) کے جام پہ جام پیتا رہا۔ نہ شراب ختم ہوئی نہ میں سیر ہوا۔

اسی بات کو اپنے الفاظ میں حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا:

اصل نماز ہے یہی، روح نماز ہے یہی میں تیرے روبرو ہوں تو میرے روبرو ہے

نیز اس حقیقت کو حدیث جبریل علیہ السلام میں بھی بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا جب حضرت جبریل علیہ السلام احسان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے ہیں: ان تعبد اللہ کانک تراہ، فان لم تکن تراہ